مدحِ عباسؑ

مدحِ عباسؑ کر رہا ہوں میں
اِس کا مطلب ہے باوفا ہوں میں

ہاتھ ہوتا ہے کوئی سر پہ مرے
جب پھریرے کو چومتا ہوں میں

مجھ کو دنیا جھکا نہیں سکتی
درِ عباسؑ پر جھکا ہوں میں

ہو جو عباسؑ سے طلب مجھ کو
وہ سکینہؑ سے مانگتا ہوں میں

چہرہ حیدرؑ کا ہے تصور میں
اور غازیؑ کو سوچتا ہوں میں

اپنے دل میں بسا کے عشقِ علیؑ
دل کو کعبہ بنا رہا ہوں میں

عشقِ حیدرؑ میں تھا جو میثمؑ کا
اُسی لہجے میں بولتا ہوں میں

دار کی اوج ہے مری منزل
راہِ میثمؑ پہ چل پڑا ہوں میں

حدِ قوسین رو بہ رو ہے مرے
روضۂ شاہؑ پر کھڑا ہوں میں

آسماں سر اُٹھا کے دیکھتے ہیں
اُس بلندی پہ آ گیا ہوں میں

بولا کعبہ کہ نقشِ حیدرؑ سے
آج قبلہ بنا ہوا ہوں میں

عشق کی آیتیں ہیں نور علی
یہ جو اشعار پڑھ رہا ہوں میں

شاعرِ باب الحوائج نور علی نورؔ